بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۰ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ، ۱۴ وفا ۱۳۵۰ہش، ۱۴ جولائی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۶۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۲ وفا کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔
"آج حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی الحمد للہ"
احباب حضور کی صحت وسلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۳ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔
"دل پر کچھ بوجھ سا محسوس ہوتا ہے اور کمزوری ہے ویسے عام طبیعت نسبتاً اچھی ہے"۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو کامل صحت عطا فرمادے اور تادیر سلامت رکھے آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کے معنے یہ ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت میں فنا ہو جائے

اسلامی تعلیم کے دو حصے ہیں ۱۔ حقوق اللہ یعنی اللہ کی اطاعت۔ ۲۔ حقوق العباد یعنی مخلوق خدا سے ہمدردی

"اسلام کے معنی یہ ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت میں فنا ہو جاوے۔ اور جس طرح پر ایک بکری کی گردن قصاب کے آگے ہوتی ہے اسی طرح پر مسلمان کی گردن خدا تعالیٰ کی اطاعت کے لئے رکھ دی جاوے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہی کو وحدہٗ لاشریک سمجھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اس وقت یہ توحید گم ہو گئی تھی اور یہ دیس آریہ ورت بھی بُتوں سے بھرا ہوا تھا جیسا کہ پنڈت دیانند سرسوتی نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔ ایسی حالت اور ایسے وقت میں ضرور تھا کہ آپ مبعوث ہوتے اس کا ہمرنگ یہ زمانہ بھی ہے جس میں بُت پرستی کے ساتھ انسان پرستی اور دہریت بھی پھیل گئی ہے اور اسلام کا اصل مقصد اور رُوح باقی نہیں رہی۔ اس کا مغز تو یہ تھا کہ خدا ہی کی محبت میں فنا ہو جانا اور اس کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھنا اور مقصد یہ ہے کہ انسان رو بخدا ہو جاوے۔ ڈھونڈنیا نہ رہے اور اس مقصد کے لئے اسلام نے اپنی تعلیم کے دو حصے کئے ہیں۔ اوّل حقوق اللہ، دوم حقوق العباد۔ حق اللہ یہ ہے کہ اس کو واجب الاطاعت سمجھے اور حقوق العباد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کرے یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفت مذہب کی وجہ سے کسی کو دُکھ دیں۔ ہمدردی اور سلوک الگ چیز ہے اور مخالفتِ مذہب دوسری شے..... اسلام کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں کہ جیسے باپ اپنے حقوق ابوّت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایک دوسرے کو مارے۔ اسلام بھی جہاں یہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی شریک نہ ہو وہاں اس کا یہ بھی منشا ہے کہ نوع انسانی میں مودّت اور وحدت ہو۔

نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہانتک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔" (ملفوظات ۸ صفحہ ۲۴۶-۲۴۷)

اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ رمئی ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ نعیمہ درد ایم اے اہلیہ پروفیسر ڈاکٹر ملک رب نواز صاحب پی۔ایچ ڈی مقیم امریکہ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "عطیہ نواز" رکھا ہے نومولودہ مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم رضی اللہ عنہ کی نواسی اور مکرم ملک محمد نواز خان صاحب مجوکہ کی پوتی ہے سب احمدی بھائی بہنوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالح اور خادمہ دین بنائے۔
(رضیہ درد ایم۔اے)

مورخہ ۹ وفا۔ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ لاہور میں خاکسار نے عزیزہ نعیمہ روحی صاحبہ بنت مکرم چوہدری نفیض احمد صاحب آف کوٹ کرم بخش نائب امیر حلقہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے نکاح کا اعلان مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب ابن مکرم چوہدری غلام علی صاحب آف قادر آباد ضلع سیالکوٹ (حال کراچی) کے ساتھ دس ہزار روپیہ مہر پر کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین اور سلسلہ کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث کرے۔ (محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ لاہور)

مجلس نصرت جہاں کی "آگے بڑھو" سکیم کے تحت

ہمارے دوسرے ٹیچر بھی نائیجیریا پہنچ گئے

ہمارے دوسرے ٹیچر مکرم محمد یعقوب خان صاحب معہ اہلیہ محترمہ احمدیہ سکول کا چارج لینے کے لئے مورخہ ۲ر جولائی ۷۱ء کو کراچی سے روانہ ہو کر اسی شام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت لیگوس نائیجیریا پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔
احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ارض بلال کے باشندوں کی کما حقہٗ خدمت کی توفیق دے اور ہمارے اس سکول کو اسلامی علوم کے پھیلانے کا مرکز بنائے۔ آمین۔
(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
(احاطہ پرائیویٹ سیکرٹری) ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ ار وفا ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"غیر قوموں کو دیکھ کر اُن کی رِیس مت کرو"

آج سے اسّی بیاسی سال قبل جب اللہ تعالیٰ نے احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کی حیثیت سے دُنیا میں مبعوث فرمایا تو اُس وقت مسلمان حقیقی اسلام سے دُور اور اس سے عملی لاتعلقی کی وجہ سے انتہائی زوال و اضمحلال کی حالت میں تھے۔ اگر ان کا زوال و اضمحلال اور رُوحانی افلاس اپنی انتہا کو نہ پہنچا ہوا ہوتا تو ایک عظیم الشان مامور کی ضرورت ہی کیوں پیش آتی۔ الغرض مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت اور زمانہ کی ضرورت موعودِ اقوامِ عالم کے ظہور کا تقاضا کر رہی تھی۔

اُس وقت مسلمانوں کے زوال و اضمحلال کے علاوہ دنیا میں ایک اَور سیلاب بلاخیز کے آثار بھی ظاہر ہونے شروع ہو گئے تھے اور نظر یہ آ رہا تھا کہ یہ سیلاب اگر امڈ پڑا تو ساری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لئے بغیر نہ رہے گا۔ بات یہ تھی کہ اُس زمانہ میں مروجہ عیسائیت کے غیر فطری عقائد اور سراسر ناقابلِ عمل تعلیم نیز اس کے بالمقابل فلسفیانہ اور سائنسی علوم کی ترویج کے باعث مغرب میں روحانی اقدار سے عاری سرتاسر ایک مادی تہذیب جنم لے رہی تھی۔ اس تہذیب کے زیرِ اثر خدا کی ہستی پر ایمان کالعدم ہوتا جا رہا تھا اور مغربی اقوام نے اسباب و عوامل کو ہی سب کچھ سمجھ کر ان پر حصر کرنا شروع کر دیا تھا۔ ادھر یہ اقوام خدا سے برگشتہ ہونے کے باوجود مادی اعتبار سے بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کی منازل طے کر رہی تھیں۔ ان کی یہ بے پناہ مادی ترقی دوسری اقوام کے لئے بے پناہ کشش کا باعث بنی ہوئی تھی۔ اور یہ خیال ان کے قلوب و اذہان پر حاوی ہوتا جا رہا تھا کہ وہ بھی روحانی اقدار کو خیرباد کہکر اور مغربی اقوام کے نقشِ قدم پر چل کر ہی دنیا میں ترقی کر سکتی ہیں۔ خود مسلمان بھی اس خیال سے متاثر ہو رہے تھے اور ان میں بھی یہ رَو چلی ہوئی تھی کہ اس زمانہ میں اگر مسلمان ترقی کر سکتے ہیں تو اس کی ایک ہی صورت ہے کہ وہ بھی مغرب کی مادی تہذیب اور اس کے مادی علوم و افکار اور اصول و نظریات کو اپنا کر دوسری قوموں کے شانہ بشانہ ترقی کی دوڑ میں حصہ لیں ورنہ بحیثیت مسلمان ان کا صفحۂ ہستی سے مٹنا اور نابود ہونا یقینی ہے۔ الغرض یہ ایک تباہ کن خیال تھا جو اس زمانہ میں مسلمانوں کے قلوب و اذہان کو بُری طرح متاثر کر رہا تھا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں زبردست دلائل و براہین اور دلوں کو مسخر کرنے والے تابندہ و درخشندہ آسمانی نشانوں کے ذریعہ اسلام کی صداقت کو دُنیا پر آشکار فرمایا وہاں ساتھ ہی مروجہ عیسائی عقائد کا بطلان ثابت کر کے ساتھ ہی مغربی فلسفہ اور اس کے زہریلے اثر کے ماتحت پروان چڑھنے والی مادی تہذیب اور اس کے تباہ کن نظریات پر بھی بھرپور وار کیا۔ آپ نے مسلمانوں کو بیک وقت عیسائیت اور مغربی تہذیب ہر دو سے بہر طور بچنے اور اس کے بالمقابل زندہ خدا پر زندہ یقین پیدا کرنے اور اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر کے دینی و دنیوی حسنات حاصل کرنے کی پُر زور تلقین فرمائی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ مغربی اقوام کی مادی ترقی جو خدا اور مذہب کو چھوڑ کر حاصل کی گئی ہے۔ خود ان کی اپنی تباہی کے حق میں پیش خیمہ کی حیثیت رکھتی ہے، ان کی تقلید کر کے آنے والی تباہی میں حصہ دار نہ ہو۔ اس ضمن میں حضور علیہ السلام نے بالخصوص اپنے متبعین کو مغربی اقوام کی تقلید سے بچنے کی پُر زور تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ وہ بکلّی اسباب پر گر گئی ہیں ... خبردار! تم غیر قوموں کو دیکھ کر اُن کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی اُنہی کے نقشِ قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اُس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے؟ صرف ایک عاجز انسان! اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے ہیں۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم اُن لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دُنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے ... اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور بہ تمام اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے، ان کے پیرو مت ہو ... اسیطرح تمہیں چاہیئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو۔ اور ان کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں ... نادانی کی راہیں کیوں اختیار کرتے ہو! کیا تم خدا کو وہ باتیں سکھلاؤ گے جو اسے معلوم نہیں! کیا تم اندھوں کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمہیں راہ دکھلاویں! اے نادانو! وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھائے گا! ... وہ جو خود مردار خور ہے وہ کہاں سے تمہارے لئے پاک غذا لائے گا! تم زمینی لوگوں سے کیا ڈھونڈتے ہو! جن کو خود تسلّی نہیں وہ کیونکر تمہیں تسلّی دے سکتے ہیں!"

(کشتی نوح صفحہ ۳۳ تا ۳۴)

پھر مغربی تہذیب کے زیرِ اثر دین میں سستی اور کاہلی اور غفلت اور بالآخر دین ہی سے نفرت کی جو راہیں کھلتی ہیں اور نفس میں فساد و بگاڑ کی جو نئی صورتیں ابھرتی ہیں ان کا تفصیل سے ذکر فرمانے کے بعد حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"یہ سب زہریں ہیں۔ تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔"

(کشتی نوح)

سب گناہوں سے بڑے گناہ

بعض گناہ بڑے ہوتے ہیں اور بعض بظاہر چھوٹے اور معمولی لیکن مضرت دونوں میں ہی پائی جاتی ہے اور جو بھی کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ جو لوگ بعض گناہوں کو چھوٹا سمجھ کر ان کے ارتکاب میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے ان کی روحانیت کو گھن لگ جاتا ہے جو اندر ہی اندر اسے کھاتا رہتا ہے اور بالآخر نوبت یہاں تک آ پہنچتی ہے کہ ایسے لوگ کبیرہ گناہوں کے ارتکاب پر بھی دلیر ہو جاتے ہیں۔

پھر ایک غلطی لوگوں کو یہ بھی لگتی ہے کہ وہ عدم علم کی وجہ سے کبیرہ اور صغیرہ گناہوں میں تمیز نہیں کر سکتے۔ بعض گناہ اپنی اصل کے لحاظ سے کبیرہ ہوتے ہیں لیکن لوگ انہیں معمولی بات سمجھ کر ان کے ارتکاب میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے اور اس طرح روحانی لحاظ سے تباہ و برباد ہو کر رہ جاتے ہیں۔

ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی تین گناہوں کا ذکر فرمایا جنہیں بالعموم چنداں اہمیت نہیں دی جاتی۔ آپؐ نے انہیں سب گناہوں سے بڑے گناہ قرار دیا۔ آپؐ نے فرمایا:

اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ

یعنی تمام گناہوں سے بڑے گناہ یہ ہیں خدا تعالیٰ کا کسی کو کسی امر میں شریک ٹھہرانا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔

دُنیا میں کتنے ہی ہیں جو شرکِ خفی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ماں باپ کی فرمانبرداری میں کوتاہی کرتے ہیں اور بے تکان جھوٹی قسمیں کھاتے چلے جاتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ وہ اپنی اس روش کے نتیجہ میں سب گناہوں سے بڑے گناہوں کے مرتکب ہو رہے ہیں اور اندھا دھند ایک عبرتناک انجام کی طرف جا رہے ہیں —— اس لحاظ سے دیکھا جائے تو عافیت اسی میں ہے کہ انسان ہر قسم کے گناہوں سے خواہ وہ کبیرہ ہوں یا صغیرہ اپنا دامن بچائے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی امان میں آنے کی کوشش کرے۔

بزرگی کا لباس

اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ امر پسندیدہ نہیں ہے کہ وہ کسی انسان کو فراخی اور خوشحالی عطا فرمائے اور وہ کفرانِ نعمت کا مرتکب ہوتے ہوئے پھٹے حال رہے اور ناداروں کی طرح اپنی ہیئت ایسی بنائے رکھے کہ گویا اُس کے پاس کچھ ہے ہی نہیں اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّرٰی اَثَرُ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ۔ یعنی خدا تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے بندہ پر اپنی نعمت کا اثر پاوے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت عطا کی ہے اُس سے مناسب حد تک استفادہ ضروری ہے۔ اگر انسان اس نعمت سے کوئی فائدہ ہی نہ اٹھائے اور اس کی ہیئت سے اس نعمت کا کوئی اظہار ہی نہ ہو تو پھر یہ بھی کفرانِ نعمت کے ہی مترادف ہے۔

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عطا کردہ نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے پھر بھی اس امر سے اس نے منع کیا ہے کہ انسان نعمتوں سے فائدہ اٹھانے میں اسراف سے کام لے۔ مثال کے طور پر اگر اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو مال و دولت سے نوازا ہے تو اس کے لئے یہ تو جائز ہے کہ وہ اچھا لباس پہنے لیکن یہ ہرگز بھی جائز نہیں ہے کہ وہ قیمتی لباس زیب تن کرنے میں اسراف سے کام لے اور فخر و مباہات کے طور پر محض زینت کی خاطر اعلیٰ سے اعلیٰ لباس پہن کر اپنی دولت کی نمائش کرے۔ حسبِ توفیق اچھا اور عمدہ لباس پہننے میں بھی سادگی کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے مَنْ تَرَکَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلَیْہِ کَسَاہُ اللّٰہُ حُلَّۃَ الْکَرَامَۃِ یعنی جو شخص مقدور ہونے کے باوجود زیب و زینت کا کپڑا چھوڑ دے خدا اُسے بزرگی کا لباس پہنائے گا۔ پس ان کو میانہ روی اختیار کرتے ہوئے ایسا بننا چاہیئے کہ خدا اسے بزرگی کا لباس پہنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرفانِ الٰہی

مکرم غلام رسول صاحب اعوان۔ پنشنر۔ ڈیرہ غازیخاں

کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ
اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ

(حدیث قدسی)

خدا تعالیٰ نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو اس نے آدم کو بنایا یعنی تخلیق آدم کا موجب معرفت الٰہی ہے۔ قرآن کریم میں بھی آدم کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور معرفت ہی بیان ہوا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آدم کے بیٹے نے اپنے مقصدِ حیات کو بھلا دیا ہے وہ صرف دنیا کی چیزوں کی معرفت حاصل کرنے میں منہمک ہو گیا ہے۔ اس سے اس کی غرض یہ ہے کہ ان چیزوں کی حقیقت کو جان کر ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے اور اپنی زندگی کو آسودہ بنائے۔ اسے عرفان کائنات تو حاصل ہوا ہے۔ عرفانِ حق حاصل نہیں ہوا حالانکہ اس ذات نے کائنات کی تمام چیزوں کو اس کی خدمت میں لگا کر یہی چاہا ہے کہ وہ ان کی مدد سے عرفان کی منزلیں طے کرے لیکن یہاں حالت ہی کچھ اور ہے انسان کو دنیا اور اس کی اشیاء کا عرفان حق سے دور لے جا رہا ہے۔ کہتے ہیں پکا فلسفی وہ ہوتا ہے جو پکا دہریہ ہو دنیا میں جتنے بڑے بڑے فلاسفر اور سائنسدان گذرے ہیں اکثر خدا کی ہستی کے منکر تھے چونکہ ان کو خدا کا وجود مادی اشیاء کی طرح نظر نہیں آیا اسلئے انہوں نے انکار کر دیا۔

پس ظاہر ہے کہ مجرد عقل اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچاتی۔ صرف امکان ثابت کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو انبیاء اور رسولوں کے ذریعہ سے ظاہر کیا اور یہی لوگ تھے جو خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنے اور لوگوں کو خدا سے روشناس کرایا اور یہ صحیح ہے کہ ان کے وسیلہ سے لاکھوں۔ کروڑوں انسانوں نے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کیا۔ پس یہ سارے جھگڑے اللہ تعالیٰ کا عرفان نہ ہونے کی وجہ سے پڑے ہیں

حرم و دیر کے جھگڑے ترے چھپنے سے پڑے
تو اگر پردہ اٹھا دے تو تو ہی تو ہو جائے

لیکن وہ ذات اگرچہ حجاب نہیں تو بے نشان بھی نہیں۔ دنیا کی ہر چیز میں اس کی جلوہ گری ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اور نباتات کا پتہ پتہ اس کا پتہ دے رہا ہے ہر طرف اس کی صفات کے جلوے ہیں اور اولو الالباب کو اس کی معرفت کے لئے دعوت فکر دیتے ہیں۔ اگر انسان ان کے ذریعہ سے اپنے خالق کو نہیں پہچان سکتا تو اس کی روحانی بے بصیرتی میں کیا شک ہے۔ اسی لئے قرآن پاک میں آیا ہے۔ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی کہ جو اس جہاں میں اپنے رب کو پہچان نہیں سکا۔ وہ اگلے جہاں میں بھی اندھا اٹھیگا اور اپنے رب کے دیدار سے محروم رہے گا۔

لیکن یہ کتنی بدنصیبی ہے کہ انسان علم الاشیاء کے لئے اپنا سارا زور لگا رہا ہے۔ خشکی میں، تری میں اور خلا میں جو چیزیں ہیں ان کی حقیقت کو جاننے کے لئے ہر وقت سرگرداں ہے وہ اس کام میں اپنی جان کو بھی کھپا رہا ہے۔ لیکن اس نے اپنے نفس میں جھانک کر نہیں دیکھا کہ اس میں کیا ہے۔ اگر وہ اپنے نفس کو پہچان لیتا تو اسے خدا بھی مل جاتا۔ کیونکہ وہ اسکے اندر موجود ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔

لیکن وہ عقل و شعور رکھنے کے باوجود بھی ناآشنا رہا اور اس کی حالت وہی ہے۔ جو کسی نے اس شعر میں کہی ہے ؎

ہم زمانہ آشنا۔ ہم سے زمانہ آشنا
اور ہم اپنے لئے بھی اجنبی ناآشنا

اور یہ سچ ہے کہ اگر انسان کو اپنے رب کی معرفت حاصل ہو جائے اور وہ یہ جان لے کہ وہ ہر جگہ موجود ہے اور جزا اور سزا کا مالک بھی ہے تو اس کے اعمال اور اخلاق درست ہو جائیں یہی معرفت کا فقدان اسے گناہوں پہ مائل کرتا ہے اور وہ اپنے خدا سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ ہر گناہ حجاب ہے۔ دوری ہے اور خدا سے بچھڑ جانے کا نام ہے۔ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کی کہ نماز میں لطف نہیں آتا طبیعت حاضر نہیں رہتی۔ حضور نے فرمایا کہ:۔

"جب خدا کو پہچان لوگے۔ تو نماز ہی نماز میں رہو گے۔ دیکھو انسان کی فطرت میں ہے کہ خواہ کوئی ادنیٰ سی بات ہو۔ جب اس کو پسند آ جاتی ہے تو پھر دل خواہ مخواہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان جب اللہ تعالیٰ کو شناخت کر لیتا ہے اور اس کے حسن و احسان کو پسند کرتا ہے تو دل بے اختیار اس کی طرف دوڑتا ہے بے ذوقی سے ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے اصل نماز وہی ہے۔ جس میں خدا کو دیکھتا ہے"

پس ذوق اور محبت کی بنیاد معرفت ہے۔ اگر معرفت نہیں تو محبت نہیں۔ کہتے ہیں کہ ایمان بالغیب سے یقین۔ یقین سے معرفت اور معرفت سے محبت پیدا ہوتی ہے جو نجات کا ثمرہ ہے۔ لیکن آج کا مسلمان گو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان رکھتا ہے۔ لیکن اس کا دل معرفت سے خالی ہے اگر معرفت ہوتی تو گناہوں پہ اتنا دلیر نہ ہوتا پس اس کی تو وہی حالت ہے۔ جو مولانا روم نے اپنی ایک حکایت میں لکھی ہے کہ

"ایک گنوار نے طویلے میں گائے باندھی رات کو شیر آیا اور گائے کھا کر وہیں بیٹھ گیا ابھی رات کی سیاہی دور نہیں ہوئی تھی کہ گنوار طویلے میں آیا اور اپنی گائے کو ٹٹولنے لگا اندھیرے میں اس نے شیر کو اپنی گائے سمجھ لیا اور اس پہ ہاتھ پھیرنے لگا۔ شیر نے گنوار کی حرکتیں دیکھیں تو دل میں کہا کہ اگر ذرا بھی اجالا ہوتا اور تو یہ جان لیتا کہ میں شیر ہوں تو تیرا پتہ پھٹ جاتا اور دل خون ہو جاتا۔ پھر اس طرح گستاخانہ مجھے کھجلانے کی جرأت نہ کرتا۔

حق تعالیٰ بھی یہی کہتا ہے کہ لے فریب خوردہ انسان۔ میرے نام سے طور چکنا چور ہو گیا تھا۔ تو نے تقلیدی طور پر اپنے ماں باپ سے خدا کا نام سنا ہے۔ تحقیق کے ساتھ اس سے واقف ہو جائے تو تمام گستاخیوں سے باز آ جائے"

اور یہ حقیقت ہے کہ انسان کی تمام بداعمالیاں اس کی معرفت کی کمی کے سبب سے ہیں۔ اگر اسے خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جائے کہ وہ ذات اس کی نگران ہے اور سر چشمہ حسن و احسان بھی ہے تو پھر نہ کبھی اس کے حکم سے سرتابی کرے اور نہ کسی کو اس کی محبت میں شریک کرے۔

بلاشبہ وہی نفس آرام یافتہ ہے
جس نے اُسے پہچانا۔

الکتاب!

عظمتِ قرآں بیاں کرتا ہے خود ربِّ علیم
یہ کتابِ حق نما ہے سب کتابوں سے عظیم

کوئی اس میں شک نہیں لاریب ہے امّ الکتاب
بے نظیر و بے بدل ممکن نہیں اس کا جواب

رہنمائی اس میں ہے پرہیزگاروں کیلئے
رہنمائی اس میں ہے اُن خاکساروں کیلئے

پاک ہے جن کا تصور صاف ہے جن کا ضمیر
غیب پر ایماں ہے جن کا صورتِ مہرِ منیر

رہنمائی اس میں ہے سجدہ گزاروں کیلئے
رہنمائی اس میں ہے شب زندہ داروں کیلئے

خاک پر جن کی جبینیں ہیں بصد عجز و نیاز
جن کے سجدوں میں ہے لذّت جن کی محکم ہے نماز

رہنمائی اس میں ہے اُن اہلِ تقویٰ کیلئے
چھوڑ دیتے ہیں جو سب کچھ اپنے مولا کیلئے

جو دیا اللہ نے ہستی کی عرصہ گاہ میں
بے تکلف خرچ کر دیتے ہیں اُس کی راہ میں

(سعید احمد اعجاز)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی سے ایک ماہ میں ۲ دو ماہ کی ادائیگی نہیں کرنی پڑیگی

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

چاولوں کے کھیتوں سے جڑی بوٹیوں کا انسداد

(مکرم وکیل الزراعت صاحب تحریک جدید)

آج کل چاول کی کاشت کا موسم ہے۔ اور زمیندار احباب کو اس بات کا بخوبی علم اور تجربہ ہے کہ اس فصل میں بہت سی جڑی بوٹیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو عام حالات میں پیداوار میں دس پندرہ فیصدی کمی کا باعث بنتی ہیں اگر یہ جڑی بوٹیاں کھیتوں میں کثرت سے موجود ہوں تو ان سے پیداوار کا نقصان ۶۰ فی صدی تک پہنچ جاتا ہے۔

جڑی بوٹیاں کھیتوں میں دھان کے پودوں کے ساتھ غذا کے معاملہ میں مقابلہ کرتی ہیں اس لئے زرخیزی زمین میں کمی کے باعث فصل کی پیداوار کا معیار گر جاتا ہے اور اگر ان کو بر وقت کھیتوں سے نہ نکالا جائے تو ان کے بیج پک کر فصل کی پیداوار میں بھی شامل ہو جاتے ہیں اور اس طرح مارکیٹ میں جنس کا بھاؤ کم ملتا ہے۔ اس کے علاوہ جڑی بوٹیاں بیماریوں کے کیڑوں کو نہ صرف خوراک مہیا کرتی ہیں۔ بلکہ انہیں پناہ بھی دیتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ کھیتوں کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھا جائے۔

دھان کی جڑی بوٹیوں کو بنیادی طور پر مندرجہ ذیل گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ گھاس کی قسم کی جڑی بوٹیاں

یہ جڑی بوٹیاں سوانک۔ نڑو۔ ڈھڈن درچھو یہ گھاس کی قسم سے تعلق رکھتی ہیں یہ دھان کی فصل کو سب سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ کیونکہ ان کا قد وغیرہ دھان کی اونچائی کے مطابق ہی ہوتا ہے۔

۲۔ تکونے پتوں والی جڑی بوٹیاں

ان میں ڈیلا۔ گھوئیں اور ربوٹیں وغیرہ شامل ہیں یہ قسمیں بھی گھاس کی جڑی بوٹیوں کی طرح کافی نقصان پہنچاتی ہیں۔ لیکن یہ ان کی طرح سخت جان نہیں ہوتیں۔

۳۔ چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیاں

اس قسم سے تعلق رکھنے والی جڑی بوٹیاں عام طور پر کھیتوں میں پانی کی سطح کے مطابق رہتی ہیں اور اکثر و بیشتر دھان کے پودوں سے کم اونچائی پر رہتی ہیں۔ اس لئے گو فصل کے شروع کے ایام میں ان سے نقصان زیادہ ہوتا ہے لیکن بعد میں دھان کے پودے اپنی زیادہ اونچائی کے سبب ان پر حاوی ہو جاتے ہیں اور نقصان میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

ان جڑی بوٹیوں میں کنا بوٹی۔ مرچ بوٹی چوپتی بوٹی شامل ہیں۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لئے کھیتوں میں لاب لگانے کے کم از کم ایک ماہ بعد تک کھیت میں تین چار انچ گہرا پانی کھڑا رکھنا چاہیئے تاکہ جڑی بوٹیاں اُگنے نہ پائیں اسی طرح پنیری اور کھیتوں میں استعمال ہونے والی گوبر کی کھاد اچھی طرح گلی سڑی ہونی چاہیئے

جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے لاب لگانے کے ۲۰۔۲۵ دن بعد انہیں ہاتھوں سے نکال دینا چاہیئے۔ ایک ایکڑ کی جڑی بوٹیوں کو مکمل طور پر نکالنے کے لئے ۶۔۸ آدمی کافی ہوتے ہیں

گھوئیں چھوٹی عمر میں نازک ہوتی ہیں اگر دھان سے کاشت شدہ کھیتوں میں شروع ہی میں سہاگہ چلوا دیا جائے تو دھان کے پودے تو دوبارہ اوپر اٹھ آتے ہیں۔ لیکن گھوئیں کھیت کی سطح کے ساتھ ہی لگی رہتی ہیں اور دوبارہ اوپر نہیں اٹھ سکتیں اور اس طرح پانی کے نیچے ہونے کے سبب گل کر سڑ جاتی ہیں۔

کیمیائی طریقہ

جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے لئے بہت سی زہریں استعمال میں لائی جا رہی ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل اہم ہیں۔

(۱) ٹو۔ فور۔ ڈی (۲) ایم سی پی اے۔
(۳) سٹیم ایف ۳۴ سرکوپ وغیرہ۔

ٹو۔ فور۔ ڈی اور ایم سی پی اے۔ ایسے زہر ہیں جو چوڑے اور تکونے پتوں والی جڑی بوٹیوں کی روک تھام کے لئے مفید ہیں سٹیم ایف ۳۴ یا سرکوپ والے زہر گھاس کی قسم کی جڑی بوٹیوں کو ختم کر دیتے ہیں

ٹو۔ فور۔ ڈی کا نصف پاؤنڈ فی ایکڑ اور ایم سی پی اے کا ایک پاؤنڈ فی ایکڑ۔ ۵۰ گیلن پانی میں ملا کر سپرے کرنا چاہیئے لیکن ان زہروں کو چوڑے پتوں والی فصلوں کے قریب استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ ان فصلوں کو نقصان کا احتمال ہوگا۔

سٹیم ایف ۳۴ یا سرکوپ میں سپرے کرنے سے قبل کھیت کا پانی نکالنا ضروری ہے تاکہ جڑی بوٹیوں کے تمام حصے ننگے ہو جائیں اور ان پر سپرے ہو سکے۔ ۳ پاؤنڈ دوا کو ۵۰ گیلن پانی میں ملا کر سپرے کی جانی چاہیئے

اگر مندرجہ بالا دونوں قسم کے زہروں کو ملا کر سپرے کیا جائے تو ہر قسم کی جڑی بوٹیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن یہ زہر اسی وقت مفید ہوتے ہیں جبکہ جڑی بوٹیاں تین چار پتیوں سے زیادہ نہ ہوں۔

یہ دوائیاں محکمہ زراعت کے سٹورز سے قیمتاً دستیاب ہیں اور دوائی پر اندازاً ۱۲۔۱۵ روپے فی ایکڑ خرچ آتا ہے۔

سپرے کرنے کے کام میں جو تکالیف ہوتی ہیں ان کے پیش نظر دانہ دار زہروں پر تجربات کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے جو مفید ثابت ہوں گے ان کے متعلق امید ہے کہ آئندہ سالوں میں یہ مارکیٹ میں باآسانی دستیاب ہونے لگ جائیں گی۔

جنت کی خوشخبری

دنیا کے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

یعنی جو مومن بندہ محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس دنیا میں مسجد بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کا گھر جنت میں بنائے گا۔

اپنے پیارے آقا آنحضرت صلعم کے اس بابرکت ارشاد کی تعمیل کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اکنافِ عالم میں مساجد تعمیر کروانے کا عزم فرمایا جیسا کہ حضورؓ فرماتے ہیں

"ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہوں گی۔"

ہماری جماعت کے جملہ مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیشِ نظر اپنے ہر خوشی کے موقع پر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں تاکہ دنیا کے ہر گوشہ میں مسجدیں بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے آقا کے اس منشاء مبارک کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حل شدہ پرچہ جات واپس بھجوائیں

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۵ جون کو منعقد ہو چکے ہیں۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ حل شدہ پرچہ جات جلد از جلد مرکز میں واپس بھجوا دیں۔ تاکہ ان پر نمبر لگانے کے بعد نتیجہ کا اعلان کیا جا سکے۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ سال ۷۲،۱۹۷۱ء کے بجٹ ۳۱ اگست تک ارسال کریں

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو سال ۷۲-۱۹۷۱ء کے بجٹ تشخیص کرنے کے لئے فارم بھجوا دیئے گئے ہیں اور بجٹ تشخیص کرنے کی ہدایات بھی ایک سرکلر کی صورت میں مجالس کو بھجوا دی گئی ہیں تمام قائدین ان ہدایات کی روشنی میں اپنی اپنی مجلس کا بجٹ تشخیص کر کے ۳۱ اگست تک ضرور مرکز کو ارسال فرماویں۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھانجے عزیزم کیپٹن مسعود احمد نیازی کی سکوٹر کے حادثہ میں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے تمام بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ عزیز موصوف کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

محمود احمد اختر لاہور

۲۔ میری بہو عزیزہ طاہرہ جبیں اہلیہ عزیزم محمد رشید صاحب کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد حنیف ریٹائرڈ مینیجر ڈیری فارم دار الصدر غربی ربوہ

اخبار الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

انصار اللہ کے لئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آؤ آج ہم عہد کریں کہ ہم سے جس قسم کی عظیم قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے ہم اپنے رب کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں گے تاکہ ہماری یہ عظیم خواہش کہ ہم اپنی زندگیوں میں اپنی آنکھوں سے ساری دنیا کے انسانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کو پیدا ہوتے دیکھیں.... اور وہ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انتہائی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہو جائیں"

ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ اسلام کے احیاء کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو تیز سے تیز کر کے اپنے پیارے آقا کی مذکورہ بالا توقعات کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۱؍۷ یوم بدھ بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہو گی امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی:۔

قد = ۵ فٹ ۶ انچ، وزن = ۱۱۳ پونڈ، چھاتی ۳۲-۳۰

تعلیم = پانچ جماعت، عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک۔

(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

خاکسار کے نسبتی بھائی چوہدری احمد دین زعیم انصار اللہ سمندری مورخہ ۶؍۷ بروز جمعۃ المبارک بوقت دس بجے فوت ہو گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ چونکہ مرحوم موصی تھے اس لئے اگلے روز جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز ظہر محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

مرحوم عبادت گزار، ہمدرد، خوش خلق اور مہمان نواز تھے۔ جماعت احمدیہ سمندری کے زعیم انصار اللہ تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے آٹھ لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے۔ لڑکا سب سے چھوٹا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(محمد شریف ریٹائرڈ ٹیلیفون سپروائزر محلہ دار الصدر شمالی ربوہ۔)

پتہ درکار ہے

(۱) مکرم عبد الوحید صاحب پراچہ ابن میاں عبد الرحیم صاحب موصی نمبر ۱۷۹۳۲ نے مورخہ یکم ستمبر ۱۹۶۵ء کو راولپنڈی سے وصیت تحریر کی تھی۔ کچھ عرصہ آر۔ اے ملک اینڈ کمپنی جودھامل بلڈنگ لاہور کی ملازمت کرتے رہے۔

(۲) عنایت اللہ صاحب ابن میاں اللہ رکھا صاحب موصی نمبر ۱۸۲۲۳ نے مورخہ ۸؍ اپریل ۱۹۶۶ء کو کراچی سے وصیت تحریر کی تھی موصی کا سیالکوٹ میں ذاتی مکان محلہ پورہ ہیراں نمبر ۳۸۳/۵ ہے۔

اگر موصی یہ اعلان خود پڑھیں یا کسی اور صاحب کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ شکریہ۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نور کا جل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کے لئے
بہترین تحفہ مردوں عورتوں سب کے لئے مفید ہے قیمت ایک روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

درخواست دعا

چوہدری نصیر احمد صاحب گوندل گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر عرصہ تین سال سے بوجہ کینسر بیمار چلے آ رہے ہیں نیز بشریٰ بیگم بنت چوہدری شریف احمد صاحب گوندل صدر جماعت احمدیہ گوٹھ احمدیہ تین ماہ سے دماغی تکلیف میں مبتلا ہے احباب سے ہر دو مریضان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد اشرف ناصر شاہد۔ مربی ضلع تھرپارکر)

جامعہ نصرت کی طالبات کا اعزاز

ڈائریکٹر آف ایجوکیشن راولپنڈی ریجن کی اطلاع کے مطابق جامعہ نصرت کی پندرہ طالبات کو جنہوں نے ۱۹۷۰ء میں بی اے کا امتحان دیا تھا، وظیفہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ ہم ان طالبات اور ان کے والدین کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے قارئین سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ دعاگو رہیں کہ اللہ تعالیٰ جامعہ کو بہترین اعزازات سے نوازتا رہے۔ وظائف حاصل کرنے والی طالبات کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ زاہدہ پروین قریشی	بنت فیروز دین صاحب قریشی
۲۔ دردانہ مرزا	بنت مرزا بشیر احمد صاحب
۳۔ امۃ الحکیم لئیقہ	بنت مولانا ابو العطاء صاحب
۴۔ بشریٰ صدیقہ بٹ	بنت عبد الرزاق صاحب
۵۔ امۃ المنصور	بنت سید داؤد احمد صاحب
۶۔ امۃ الودود	بنت چوہدری ہدایت اللہ صاحب
۷۔ امۃ الکریم نصرت	بنت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
۸۔ مبارکہ بشریٰ	بنت ملک سیف الرحمٰن صاحب
۹۔ رفیقہ	بنت چوہدری عطاء اللہ صاحب
۱۰۔ اکرام طلعت	بنت میاں عنایت محمد صاحب
۱۱۔ صبیحہ حسن	بنت مظفر حسن صاحب کویت
۱۲۔ محمودہ قریشی	بنت فیروز الدین صاحب قریشی۔
۱۳۔ طیبہ صدیقہ	بنت مولوی ظہور حسین صاحب
۱۴۔ مبارکہ خان	بنت عبد المجید خان صاحب
۱۵۔ زاہدہ تبسم	بنت چوہدری ظفر احمد خان صاحب۔

(پرنسپل)

سولہویں مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ کی تاریخیں

۱۵-۱۶-۱۷ ماہ اخاء (اکتوبر) بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے سولہویں مرکزی سالانہ اجتماع کے لئے ۱۵-۱۶-۱۷ ماہ اخاء (اکتوبر) (بروز جمعہ ہفتہ و اتوار) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

تمام انصار کو چاہیئے کہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور کا ایک ضروری اجلاس

مورخہ ۱۶؍۷ بروز جمعۃ المبارک بوقت ۹ تا ۱۲ بجے قبل دوپہر قائدین مجالس ضلع لائل پور کا اجلاس مسجد احمدیہ لائل پور میں منعقد ہو رہا ہے۔

تمام قائدین مقامی مجالس اس اجلاس میں شریک ہوں۔ (قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور)

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ سے ضروری التماس

سال رواں کے نویں ماہ کا دوسرا عشرہ شروع ہو گیا ہے۔ اس ماہ میں بہت ہی کم مجالس کی طرف سے چندہ موصول ہوا ہے۔

قائدین اضلاع کو اپنے اپنے ضلع میں کوشش کرنی چاہیئے۔ اور مجالس کو اس طرف توجہ دلانی چاہیئے کہ جلد از جلد چندہ مرکز کو ارسال فرمادیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

محض مسلمان کہلانے سے مذہب کی حقیقی روح انسان کے اندر پیدا نہیں ہو سکتی

دنیا میں وہی چیز مفید ہے جو اپنے نام کے مطابق اپنے اندر صفات بھی رکھتی ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ الفرقان کی ابتدائی آیت تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۙ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اس آیت میں توجہ دلائی گئی ہے کہ قرآن کریم کو نازل کرنے والا خدا تمام خوبیوں کا جامع اور تمام عیبوں سے پاک ہے اور اس نے ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جو حق و باطل میں تمیز کر کے رکھ دیتی ہے اور پھر اس نے یہ کتاب اپنے تمام بندوں کے لئے اتاری ہے خواہ وہ کسی درجہ عقل کے مالک ہوں یا کسی قسم کا رجحان رکھنے والے ہوں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ کی جگہ عَلٰی عِبَادِہٖ بھی پڑھا ہے (تفسیر بحر محیط جلد ۶ صفحہ ۴۸۲) جس میں انہی معنوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ خدائے پاک نے یہ فرقان جس سے حق و باطل میں فیصلہ کیا جاتا ہے اپنے مختلف طبیعتوں والے بندوں پر نازل کیا ہے۔ تا کہ یہ کتاب تمام مخلوق کے لئے ڈرانے والی ثابت ہو گویا یہ ایک ایسی کتاب ہے جس سے ہر فطرت کا آدمی فائدہ اٹھا سکتا اور ہر مذاق کا انسان نصیحت حاصل کر سکتا ہے۔ یہ بظاہر ایک مختصر سی آیت ہے جس سے سورۃ فرقان کا آغاز کیا گیا ہے۔ لیکن اگر غور سے کام لیا جائے تو اس چھوٹی سی آیت میں ہی مسلمانوں کے لئے ایک وسیع اور مکمل لائحہ عمل بیان کر دیا گیا ہے۔ یوں تو کروڑوں مسلمان دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن محض نام رکھ لینے سے کسی چیز کے اندر وہ حقیقت پیدا نہیں ہو جاتی جس حقیقت کا اصل چیز کے اندر پایا جانا ضروری ہوتا ہے ......

اسی طرح جہاں تک نام کا سوال ہے کوئی نام رکھ لیا جاتے خواہ وہ مسلمانوں والا ہو یا ہندوؤں والا ہو یا بدھوں والا ہو یا پارسیوں والا ہو اُس نام کی وجہ سے مذہب کی حقیقی روح انسان میں پیدا نہیں ہو جاتی۔ دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو ہندو یا مسلمان یا بدھ یا پارسی کہتے ہیں لیکن ان کی زندگی۔ اُن کے افکار۔ اُن کے رہنے سہنے کی عادات اور ان کے لباس کو دیکھا جائے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ عیسائی ہیں۔ لیکن جب اُن کے نام معلوم ہوں تب پتہ لگتا ہے کہ فلاں شخص مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا ہے فلاں شخص ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوا ہے اور فلاں شخص بدھوں یا پارسیوں کے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ پس صرف نام کوئی حقیقت نہیں رکھتا اصل خوبی جو کسی چیز کی اہمیت کو بڑھانے والی ہوتی ہے وہ اس کی صفات ہوتی ہیں۔ ورنہ مٹی کا بنا ہوا کیلا بھی نام کے لحاظ سے کیلا ہی ہوتا ہے۔ مٹی کا بنا ہوا سیب بھی نام کے لحاظ سے سیب ہی ہوتا ہے۔ مٹی کا بنا ہوا آم بھی نام کے لحاظ سے آم ہی ہوتا ہے۔ ان چیزوں کو صرف پھلوں کے نام دے دینے کی وجہ سے ان کے اندر پھلوں کی خاصیت پیدا نہیں ہو جاتی اور نہ ان چیزوں سے اس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جس طرح حقیقی آم یا سیب یا کیلے سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

غرض دنیا کو وہی چیز فائدہ پہنچا سکتی ہے جو اپنے نام کے مطابق اپنے اندر صفات بھی رکھتی ہو اگر اس کا نام تریاق ہو تو وہ اپنے اندر تریاقی خاصیت رکھتی ہو اور اگر اس کا نام شفا ہو تو وہ اپنے اندر شفائی اثرات رکھتی ہو۔ یہی حقیقت اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے کہ تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ کہ بڑی برکتوں والا ہے وہ خدا جس نے حق اور باطل میں تمیز کرنے والا کلام اپنے بندے پر نازل کیا ہے۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے پاک اور بے عیب ہونے کا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے مگر ساتھ ہی بتا دیا کہ ہمارا یہ دعویٰ صرف منہ کا دعویٰ نہیں بلکہ اس کے اندر کامل صداقت پائی جاتی ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ اس خدا نے فرقان نازل کیا ہے یعنی ایسا کلام نازل کیا ہے جس کا ایک ایک لفظ حق اور باطل میں تمیز کر کے دکھلا دیتا ہے اور بتا دیتا ہے کہ فلاں چیز مفید ہے اسے قبول کرو اور فلاں چیز مضر ہے اس سے بچو۔"

(تفسیر سورۃ الفرقان ص ۷-۸-۹)

وقفِ جدید کے جمع شدہ چندے کی رقوم فوری طور پر ارسال کی جائیں

سیکرٹریانِ مال فوری توجہ فرماویں

بعض دوست دفتر وقفِ جدید میں تشریف لا کر جب اپنا حساب دیکھتے ہیں تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ مرکزی کھاتہ جات میں اِن کے ناموں کے سامنے اِن کی عطا کی ہوئی چندے کی رقوم درج نہیں۔ پڑتال کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مقامی سیکرٹری صاحب مال کو باقاعدہ رسید لے کر اپنا چندہ ادا کر دیا۔ مگر سیکرٹری صاحب مال نے تا حال وہ چندہ مرکز میں بحساب وقفِ جدید جمع نہیں کرایا۔

سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وقفِ جدید کے چندے کی کل رقم خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔ فوری طور پہ وقفِ جدید کے حساب میں ارسال کریں اور دفتر وقفِ جدید کو اس کی مکمل تفصیل سے اطلاع دیں۔

(ناظم مال
وقفِ جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

شکریہ احباب

میرے خاوند محترم شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ چند دن بعارضہ قلب بیمار رہ کر ۱۷؍ جون کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اس موقع پر احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے ذاتی طور پر ہمارے گھر تشریف لا کر یا بذریعہ تار اور خطوط اظہار تعزیت کیا۔ ہمارے صدمہ کو ہلکا کرنے کی کوشش کی اور ہماری تسلی و تشفی کا باعث بنے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضل سے نوازے اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

صدمہ کے اثر کی وجہ سے ابھی ہم اس قابل نہیں کہ ہر ایک بہن اور بھائی کا تحریری طور پہ شکریہ ادا کریں اس لئے اخبار الفضل کے ذریعہ ہی اپنی طرف سے اپنے بچوں اور دوسرے افرادِ خاندان کی طرف سے اپنے ان سب بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے ہمارے زخمی دلوں پر پھایا رکھ کر ہم سے اظہار ہمدردی کیا اور درخواست دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ جہاں مرحوم کو جناتِ نعیم میں بلند مقام عطا فرمائے وہاں ہمارے صدمہ کو بھی ہلکا کرے ہمیں صبر اور اپنی رضا پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(بیگم شیخ ارشد علی صاحب مرحوم
کچہری روڈ۔ سیالکوٹ)

محترمہ اہلیہ صاحبہ خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی (مرحوم) کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ہماری والدہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی (مرحوم) مورخہ ۱۱؍ جولائی کو بوقت ۵ بجے ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون بارہ جولائی کی صبح کو آٹھ بجے مرحومہ کی نماز جنازہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ جس میں احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے بعد ازاں بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ کی عمر ۹۲ سال تھی۔ ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ احمدیت سے والہانہ اخلاص رکھتی تھیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی ایک تقریر میں انہیں "اپنے زمانے کی ایک بہادر عورت" قرار دیا تھا۔ مرحومہ نے تین بیٹے اور چھ بیٹیاں اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں تمام احمدی بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین۔

(اہلیہ اخوند محمد اکبر خان صاحب
ملتان و بیگم شیخ مسعود احمد صاحب
رشید لاہور)

9949